1965_3_861_864

3 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپورٹس 1965

برج موہن سنگھ

بنام

پر یہ برات نارائن سنہا ودیگران۔

5فروری1964

پی۔بی۔گجیندر گڈکر سی۔جے ،کے۔این۔وانچو، کے۔سی۔داس گپتا، جے۔سی۔شاہ اور این۔راجگو پالا آیانگر، جسٹسز

ایویڈینس ایکٹ (1 آف 1872)-دفعہ 35 - سرکاری ریکارڈ میں اندراج جو ناخواندہ شخص کے ذریعہ اس کی درخواست پر کسی اور کے ذریعہ رکھا جاتا ہے - قابلہ قبولیت۔

اپیل کنندہ اور مدعا علیہ بہار قانون ساز اسمبلی کے انتخاب کے لیے حریف امیدوار تھے۔اپیل کنندہ نے ووٹوں کی اکثریت حاصل کی اور اسے منتخب قرار دیا گیا۔اس انتخاب کو مدعا علیہ نے اس بنیاد پر چیلنج کیا تھا کہ اپیل کنندہ نے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی تاریخ کو 25 سال کی عمر حاصل نہیں کی تھی اور اس وجہ سے آئین کے آرٹیکل 173 کے تحت اسمبلی کا رکن بننے سے نااہل قرار دیا گیا تھا۔یہ کہ وہ اپنی انفرادی اور ذاتی حیثیت میں بہار حکومت کے تحت جاری معاہدے رکھتے تھے اور اس طرح انہیں عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ 7(d) کے تحت نااہل قرار دیا گیا تھا اور یہ کہ وہ اور ان کی پارٹی کے لوگ " بگولہ نیتا سے ہوشیار" کے عنوان سے پرچے کی کاپیوں کی اشاعت اور تقسیم کے لیے براہ راست ذمہ دار تھے جن میں مدعا علیہ کے ذاتی کردار کے خلاف براہ راست اشارے اور شکوک وشبہات تھے، جو اپیل گزار کے علم میں جھوٹے تھے۔

الیکشن ٹریبونل نے الیکشن پٹیشن کو مسترد کر دیا تھا۔مدعا علیہ نے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ یہ الزام کہ اپیل کنندہ نے سرکاری کاغذات رکھے تھے اور یہ کہ اپیل کنندہ اپیل میں بدعنوان عمل کا مجرم تھا اور اپیل کنندہ کے انتخاب کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیا کہ وہ کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی تاریخ پر 25 سال سے کم عمر کا تھا اور یہ کہ اپیل کنندہ بدعنوان عمل کا مجرم تھا جس میں اس نے خلاف ورزی کرنے والے پرچے شائع کیے تھے۔ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی فٹنس سرٹیفکیٹ کے ساتھ اپیل کنندہ نے اس عدالت میں اپیل کی۔اپیل کی اجازت دینا:

منعقد:(i) یہ ثابت کرنے کا ذمداری کہ اپیل کنندہ اپنی نامزدگی کی تاریخ کو 25 سال کی عمر کو نہیں پہنچا تھا، مدعا علیہ پر تھا اور وہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا تھا اور اس لیے اپیل کنندہ کے انتخاب کو اس بنیاد پر الگ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

ایک ناخواندہ چوکیدار کے زیر انتظام سرکاری ریکارڈ میں، اس کی درخواست پر کسی اور کے ذریعے کیا گیا اندراج، شواہد ایکٹ کی دفعہ 35 کے تحت نہیں آتا ہے۔

(ii) مدعا علیہ اپیل کنندہ یا اس کے ایجنٹ یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے اپیل کنندہ یا اس کے انتخابی ایجنٹ کی رضامندی سے پرچے کی اشاعت کو ثابت نہیں کر سکا تھا، اور اس لیے الیکشن ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچنے میں درست تھا کہ دفعہ (4)123 کے تحت اپیل کنندہ کے ذریعے کسی بھی بدعنوان عمل کا ارتکاب ثابت نہیں ہوا تھا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: 1964 دیوانی اپیل نمبر 9۔

1963 کی الیکشن اپیل نمبر 2 میں پٹنہ ہائی کورٹ کے 9 ستمبر 1964 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سی۔ بی۔ اگروالا، ایل۔ ایم۔ شرما اور ڈی۔ این۔ مکھرجی۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے سرجو پرساد اور کے۔ کے۔ سنہا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا، جسٹس۔ اپیل کنندہ برج موہن سنگھ اور مدعا علیہ پریا برات نارائن سنہا ان امیدواروں میں شامل تھے جنہوں نے 1962 میں ہونے والے عام انتخابات میں بہار قانون ساز اسمبلی کے لیے اورنگ آباد حلقہ کی نشست سے الیکشن لڑا تھا۔ انتخابات 21 فروری 1962 کو ہوئے۔ اپیل کنندہ کو اکثریت حاصل ہوئی اور اسے منتخب قرار دیا گیا۔ مدعا علیہ پریا براٹ بابو جو موجودہ رکن تھیں، 9 اپریل 1962 کو شکست کھا گئیں، انہوں نے اپیل کنندہ کے انتخاب کے جواز کو چیلنج کرتے ہوئے ایک عرضی دائر کی۔ انہوں نے اس اعلان کے لیے استدعا کی کہ اپیل کنندہ برج موہن سنگھ کا انتخاب کالعدم قرار دیا جائے اور انہیں (پریا، بریت نارائن سنہا) اورنگ آباد حلقہ سے بہار قانون ساز اسمبلی کے لیے باضابطہ طور پر منتخب ہونے کا اعلان کیا جائے۔ اپیل کنندہ کے انتخاب کو جن بنیادوں پر چیلنج کیا گیا ان میں یہ تین تھیں:-

(1) کہ اپیل کنندہ 15 اکتوبر 1937 کو پیدا ہوا تھا اور اس طرح کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی تاریخ کو اس کی عمر 25 سال سے کم تھی اور اس لیے آئین کے آرٹیکل 137 کے تحت بہار قانون ساز اسمبلی کا رکن بننے کے لیے نااہل قرار دیا گیا تھا۔

(2) کہ وہ بہار حکومت کے تحت اپنی انفرادی اور ذاتی حیثیت میں بقایا معاہدے رکھتے تھے اور اس طرح انہیں عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ (d)7 کے تحت نااہل قرار دیا گیا تھا۔

(3) یہ کہ اپیل کنندہ، اور اس کی رضامندی سے، اس کے پارٹی مین رامیشور پرساد سنگھ اور دیگر (جن کے نام مذکور ہیں) مدعا علیہ کے ذاتی کردار کے خلاف براہ راست اشارے اور شکوک وشبہات پر مشتمل پرچے کی کاپیوں کی اشاعت اور تقسیم کے لیے براہ راست ذمہ دار تھے، یہ اپیل کنندہ کے علم میں غلط ہے۔

الیکشن ٹریبونل نے اپنے سامنے پیش کیے گئے زبانی اور دستاویزی شواہد پر غور کرتے ہوئے فیصلہ دیا کہ ان میں سے کوئی بھی یا دوسری بنیاد جس پر انتخابات کے جواز کو چیلنج کیا گیا تھا، قائم نہیں کی گئی تھی۔ اس کے مطابق ٹریبونل نے عرضی کو خارج کر دیا۔

اپیل پر، پٹنہ کی ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر نے الیکشن ٹریبونل کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا اور اپیل کنندہ برج موہن سنگھ کے بہار قانون ساز اسمبلی کے انتخاب کو کالعدم قرار دیتے ہوئے حکم دیا۔ تاہم ہائی کورٹ نے مدعا علیہ کی اس درخواست کو مسترد کر دیا کہ اسے باضابطہ طور پر منتخب قرار دیا جائے۔

ہائی کورٹ کے اس حکم کے خلاف موجودہ اپیل کو آئین کے آرٹیکل (b)(1)133 کے تحت ہائی کورٹ کی طرف سے دیے گئے سرٹیفکیٹ پر ترجیح دی گئی ہے۔

ہائی کورٹ کے سامنے جن واحد بنیادوں پر زور دیا گیا ہے وہ تین تھیں جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ ہائی کورٹ نے الیکشن ٹریبونل سے اتفاق کیا کہ یہ الزام کہ اپیل کنندہ نے اپنی ذاتی حیثیت میں حکومت کے تحت معاہدہ کیا تھا، ثابت نہیں ہوا تھا۔ جہاں تک دیگر دو بنیادوں کا تعلق ہے، ہائی کورٹ نے الیکشن ٹریبونل سے اختلاف کیا۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ، نامزدگی داخل کرنے کی تاریخ پر 25 سال سے کم عمر کا تھا اور اس لیے وہ بہار قانون ساز اسمبلی کا امیدوار بننے کے اہل نہیں تھا۔ ہائی کورٹ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ نے ایک کتابچہ Ex10 شائع کیا تھا۔ مدعا علیہ کے ذاتی کردار پر حملوں پر مشتمل ہے اور اس طرح عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ (4) 123 کے معنی میں بدعنوان عمل کا مجرم تھا۔ جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے، ہائی کورٹ نے اپیل کنندہ کے انتخاب کو کالعدم قرار دے دیا۔

عمر کے سوال پر اور دستاویز Ex10 کی اشاعت کے سوال پر بھی ہائی کورٹ کے نتائج کو ہمارے سامنے چیلنج کیا گیا ہے۔ یہ بھی زور دیا گیا کہ کسی بھی صورت میں پمفلٹ Ex10 جواب دہندہ کے ذاتی کردار پر حملہ نہیں تھا۔

(شواہد پر غور کرنے کے بعد ان کے لارڈ شپ نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ یہ ثابت نہیں ہوا کہ اپیل کنندہ

نے کوئی بدعنوان عمل کیا تھا یا کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی تاریخ پر اس کی عمر پچیس سال سے کم تھی۔ اس سوال پر کہ کیا کسی ناخواندہ سرکاری ملازم کے زیر انتظام سرکاری ریکارڈ میں اس کی درخواست پر کسی اور کے ذریعے کی گئی اندراج شواہد ایکٹ کی دفعہ 35 کے تحت متعلقہ ہے۔

ہتھچھٹے پر جسمانی پیشی اور اس میں کی گئی اندراجات، چوکیدار کے ثبوت اور ان حالات کی جانچ پڑتال پر جن کے تحت یہ دستاویز بالآخر ٹریبونل کے سامنے پیش کی گئی تھی، ہم الیکشن ٹریبونل کے اس خیال سے متفق ہیں کہ یہ ایک حقیقی دستاویز ہے جسے چوکیدار نے اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی میں برقرار رکھا تھا۔ اگر دستاویز اپیل گزار کی مدد کے لیے تیار کی گئی ہوتی تو ہمیں نہیں لگتا کہ اس بات کا امکان ہے کہ چوکیدار نے ایسا کرنے کے لیے طلب کیے جانے پر اسے آسانی سے پیش کرنے سے انکار کر دیا ہوتا۔ یہ حقیقت کہ اس کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ پر عمل درآمد کرنا پڑا، ایک قابل اعتماد صورتحال ہے کہ چوکیدار اسے پیش کرنے کو تیار نہیں تھا۔ ہم مسٹر سر جو پرساد کی اس دلیل سے متاثر نہیں ہیں کہ سمن کی اطاعت میں دستاویز پیش کرنے کے لیے چوکیدار کی غلطی اور اس کی پیش کش کو محفوظ بنانے کے لیے گرفتاری کا وارنٹ جاری کرنا، یہ سب دستاویز کو حقیقی کے طور پر قبول کرنے کے لیے ایک ماحول پیدا کرنے کے لیے پہلے سے طے شدہ تھا۔ الیکشن ٹریبونل کے سامنے اپیل کنندہ کے وکلاء ممکنہ طور پر اس بات کا یقین نہیں کر سکتے تھے کہ ٹریبونل آخری حربے میں گرفتاری کا وارنٹ جاری کرے گا۔ اس بات کا امکان نہیں ہے کہ وہ اس طرح کا خطرہ مول لیں تاکہ دستاویز بالکل نہ آئے۔

ہماری رائے میں، یہ دستاویز حقیقی ہے اور یہ وہ کتاب ہے جسے چوکیدار نے 1934 سے 1936 کے دوران اپنے علاقہ میں پیدائشوں کو نوٹ کرنے کے لیے برقرار رکھا تھا۔ 15 اکتوبر 1935 کو سر جو سنگھ کے بیٹے کی پیدائش کو ظاہر کرنے والی اس اندراج سے اپیل گزار کو کوئی مدد نہیں مل سکتی جب تک کہ یہ اندراج ایویڈنس ایکٹ کے تحت ثبوت میں قابل قبول نہ ہو۔ اگر یہ اندراج خود چوکیدار نے کیا ہوتا تو یہ اندراج ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 35 کے تحت متعلقہ ہوتا۔ تاہم، تسلیم شدہ طور پر، چوکیدار نے خود ایسا نہیں کیا۔ مسٹر اگروال نے ہمیں قائل کرنے کی کوشش کی کہ جب کوئی ناخواندہ سرکاری ملازم خود اندراج کرنے سے قاصر ہو اور وہ کسی اور کی طرف سے اندراج کرواتا ہے تو اسے سرکاری ملازم کی طرف سے کی گئی اندراج کے طور پر ماننا چاہیے۔ اس دلیل کو مسترد کیا جانا چاہیے۔ کسی سرکاری ملازم کی طرف سے کسی عوامی یا دیگر سرکاری کتاب، رجسٹر، یا ریکارڈ میں کسی مسئلے میں موجود حقیقت یا متعلقہ حقیقت کو بیان کرتے ہوئے اندراج کو متعلقہ بنانے کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی سرکاری ملازم اپنی سرکاری ذمہ داری خود انجام دیتا ہے، تو اس کے صحیح اور درست طریقے

سے درج

ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ یہ امکان کم ہو کر کم ہو جاتا ہے جب سرکاری ملازم خود ناخواندہ ہو اور اسے داخلہ لینے کے لیے کسی اور پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ہائی کورٹ کا یہ مؤقف درست ہے کہ ناخواندہ چوکیدار کے سرکاری ریکارڈ میں اس کی درخواست پر کسی اور کے ذریعے کی گئی اندراج ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 35 کے تحت نہیں آتی۔ یہ تجویز نہیں کی جاتی ہے کہ اندراج ایویڈنس ایکٹ کی کسی دوسری شق کے تحت ثبوت میں قابل قبول ہے۔ لہذا عرضی گزار کی عمر کے بارے میں کسی نتیجے پر پہنچنے میں ہتھچھٹا میں اندراج کو غور سے باہر چھوڑ دیا جانا چاہیے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document